Prem chand k Afsanoun mein kisan aur dehat ki akkasi
B.A Urdu (Hons)
Lecture-1

پریم چند اردو اور ہندی کے بہترین ناول نویس اور افسانہ نگار تھے۔ آپ کی شہرت اور مقبولیت کی اصل وجہ یہ ہے کہ آپ نے ہندی اور اردو ادب میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ آپ کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ آپ نے ہندوستانی ادب کو شہری زندگی سے نکال کر دیہاتی زندگی سے اس طرح جوڑ دیا کہ دیہات کا پورا ماحول، رسم ورواج، غربت وافلاس، طور طریقے، عقائد ونظریات اور پورا دیہاتی کلچر اپنی اصل شکل وصورت میں ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ آپ کی تحریروں سے دیہات کے رہنے والے بے کس وبے بس غریبوں کی حمایت کا اظہار ہوتا ہے۔

یہ ایک فطری عمل ہے کہ ہر ادیب اور فن کار جس ماحول اور حالات میں پیدا ہوتا ہے، پروان چڑھتا ہے، زندگی کی منزلیں طے کرتا ہے۔ اس ماحول اور ان حالات کی پوری بوباس اس کے رگ وریشے میں موجود رہتی ہے، اسے اپنے ماحول اور معاشرے کی صحت مند روایات سے بے حد پیار ومحبت ہوتی ہے، اور یہی جذباتی تعلق اس کی تخلیقات میں بھی منعکس ہوتا رہتا ہے۔

پریم چند کے ناولوں اور افسانوں میں یہ خوبی نمایاں طور پر سامنے آتی ہے کہ انھوں نے زیادہ تر اپنے افسانوں اور ناولوں میں دیہی معاشرے کی خوبصورت منظر کشی کی ہے۔ انھوں نے ایک ایسے ماحول ومعاشرے میں پرورش پائی تھی، جہاں مہاجن غریب کسان سے سود کھاتا تھا۔ پروہت دان دھرم کے نام پر عوام کا خون چوستا تھا اور ساہوکار اور زمیندار غریب کسانوں پر ظلم وستم ڈھاتے تھے۔ اس لیے پریم چند نے اپنے ملک وقوم کو درپیش مسائل ومشکلات پر خاص طور سے دیہاتی عوام کی ایسی زبوں حالیوں اور پسماندگیوں کو ہی اپنے ناولوں اور افسانوں کا موضوع بنایا۔ شہزاد منظر پریم چند کی افسانہ نگاری کے متعلق ایک جگہ لکھتے ہیں:

"پریم چند کا تعلق دیہات سے تھا اور روزگار کے سلسلہ میں شہر منتقل ہونے کے باوجود انھوں نے لکھتے وقت دیہی زندگی کو فراموش نہیں کیا اور ان کے ان گنت مسائل کو اپنے افسانوں کا موضوع بنایا۔ پریم چند نے اردو میں پہلی بار معاشرے کے بعض کرداروں مثلاً زمیندار، پٹواری، پولیس کا سپاہی، داروغہ، کسان، اس کی بیوی اور اس کے بچے وغیرہ کو پیش کیا۔ پریم چند سے قبل اردو میں یہ کردار ناپید تھے۔" (شہزاد منظر۔ "جدید اردو افسانہ"، صفحہ: ۱۷۱)

منشی پریم چند اردو کے پہلے افسانہ نگار ہیں جنھوں نے دیہات اور وہاں کی زندگی کو اپنے افسانوں کا موضوع بنایا اور دیہی زندگی کی حقیقی تصویر ہمارے سامنے پیش کی جو کہ اردو ادب میں ایک نئے باب کا آغاز ہے۔ وہ خود گاؤں میں ہی پلے بڑھے

تھے اس لئے گاؤں والوں کے حالات ومسائل سے اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے۔ خصوصاً کسانوں اور مزدوروں پر ہونے والے مظالم کو انھوں نے قریب سے دیکھا تھا۔ پروفیسر قمر رئیس ان کے بارے میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

"پریم چند پہلے ادیب ہیں جنھوں نے ہندوستانی گاؤں کے کسانوں ،کھیت، مزدوروں اور ہریجنوں کی عظمت اور انسانی وقار کو سمجھا۔ ان کے لیے ادب کے کشادہ دروازے کھولے، انھیں ہیرو بنا کر، ان کے دکھ سکھ کی گاتھا سنا کر اردو کے افسانوی ادب کو نئی وسعتوں اور ایک نئے احساسِ جمال سے آشنا کیا۔" (قمر رئیس۔"اردو ادب میں بیسویں صدی کا افسانوی ادب" صفحہ:۴۶۸)

سید وقار عظیم بھی پریم چند کے دیہی افسانوں کے متعلق اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں :

"پریم چند نے سب سے پہلے دیہاتی زندگی کے انگنت مسئلوں کو اپنے افسانوں کے ذریعہ پڑھے لکھے لوگوں کی زندگی سے قریب کیا۔ پہلے پہل لوگوں نے دیہاتی زندگی کو اپنے ملک کی زندگی کا حصہ سمجھنا شروع کیا اور اسی احساس نے رفتہ رفتہ دیہاتی زندگی اور اس زندگی کے چھوٹے بڑے مسئلوں کو سیاسی ادراک کی بنیاد بنا دیا، یہاں تک کہ اب ہماری ساری قومی اور سیاسی تحریکوں کا تار دیہاتی اور اس کی زندگی سے بندھا ہوا نظر آنے لگا۔" (سید وقار عظیم۔"نیا افسانہ" صفحہ:۱۹)

پریم چند کا پہلا افسانوی مجموعہ "سوزِ وطن" ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا جسے انگریزوں نے اپنے خلاف بغاوت سمجھ کر جلا ڈالا ،حالانکہ اس مجموعے میں ایسی کوئی بات نہیں تھی بلکہ اس مجموعے کے سارے افسانے اصلاحی کہانیوں پر مبنی تھے۔

پریم چند کے بہت سارے افسانوں کے مجموعے شائع ہو کر منظر عام پر آئے ہوئے ہیں، جنھیں پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ ہندوستان کا دیہات اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ ہمارے سامنے آیا ہے۔ پریم چند کے افسانوی مجموعوں میں پریم پچیسی، پریم بتیسی، پریم چالیسی، خاک پروانہ، آخری تحفہ، واردات، نجات، دودھ کی قیمت، زادِ راہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان مجموعوں کے زیادہ تر افسانے دیہاتی زندگی کی عکاسی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

Dr. H M IMRAN

Assistant Professor, Deptt, of Urdu, S.S College, Jehanabad

Mob: 9868606178

Email: imran305@gmail.com